گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے بیٹے
آتش تاثیر کا سوانحی ناول
"Stranger To History"

محمد نعیم مرزا

سلمان تاثیر کے نوجوان صحافی بیٹے آتش تاثیر نے ایک سوانحی ناول Stranger to History میں اپنے والد سلمان تاثیر کے ساتھ اپنے تعلقات کی پیچیدگی کو موضوع بنایا ہے۔ آتش تاثیر کی والدہ ''تولین سنگھ'' کا تعلق بھارت کے ایک ممتاز سکھ گھرانے سے ہے۔ سلمان تاثیر اور تولین سنگھ کی ''شادی'' آتش تاثیر کی پیدائش کے ایک برس بعد ختم ہوگئی تھی۔ آتش نے اس ناول میں اپنے والد سلمان تاثیر کے اس رویے کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے کہ وہ جس مذہب کی اقدار و تعلیمات پر خود عمل نہیں کرتے۔ اس کی وجہ سے دوسروں کو تنقید کا نشانہ کیوں بناتے ہیں؟ آتش تاثیر اپنے اس ناول کو تلاشِ ذات کی ایک کوشش قرار دیتے ہیں۔ ممتاز بھارتی جریدے ''آؤٹ لُک'' نے آتش تاثیر کے ناول کے حوالے سے ان کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے اس انٹرویو کی تلخیص پیش کی جارہی ہے۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے بھارتی بیٹے ''آتش تاثیر'' نے ایک سوانحی ناول تحریر کیا ہے۔ بھارتی جریدے ''آؤٹ لُک'' نے اس ناول کے مندرجات کچھ یوں بیان کیے ہیں۔

''ایک پاکستانی سیاست دان سلمان تاثیر صحافی ''تولین سنگھ'' کے درمیان تعلقات کے نتیجے میں ایک بچہ (آتش تاثیر) پیدا ہوتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد ایک برس کے عرصے میں ہی سلمان تاثیر اور تولین سنگھ کی ایک دوسرے کے لیے محبت سرد پڑ جاتی ہے اور بقول آتش تاثیر ان تعلقات کو شروع کرنے والے سلمان تاثیر بچے اور اس کی والدہ کو لندن ہی میں چھوڑ کر واپس پاکستان چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد تولین سنگھ اپنے بیٹے آتش تاثیر کو لے کر دہلی چلی جاتی ہیں۔ جہاں بچے کی پرورش ایک ممتاز سکھ گھرانے میں ہوتی ہے۔

آتش تاثیر نے اپنے ناول میں لکھا ہے کہ اپنے ننھیال میں پروان چڑھتے ہوئے ان کو اس بات کا شدت سے احساس ہوتا تھا کہ وہ خاندان میں موجود دیگر بچوں سے کچھ مختلف کچھ الگ تھلگ ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بیک وقت دو

ایسے ملکوں سے تعلق رکھتے تھے جن کے باہمی تعلقات کبھی بھی مثالی یا دوستانہ نہیں رہے۔ایک پاکستانی مسلمان اور بھارتی سکھ خاتون کی اولاد ہونے کی وجہ سے آتش کو ایک عجیب وغریب ذہنی کشمکش کا سامنا رہا ہے۔

''آوٹ لُک'' کو دیئے گئے انٹرویو میں آتش تاثیر کا کہنا ہے کہ وہ ہر لحاظ سے بھارتی ہیں۔انھیں بھارت کی تہذیب وثقافت پسند ہے۔وہ نظریۂ پاکستان کو تسلیم نہیں کرتے مگر ان تمام باتوں کے باوجود اس حقیقت سے آنکھیں نہیں چرا سکتے کہ اپنے والد سلمان تاثیر کے حوالے سے پاکستان کے ساتھ ان کا ایک مضبوط اور گہرا تعلق موجود ہے۔

ایک سوال کے جواب میں آتش تاثیر نے بتایا کہ انھوں نے دو مرتبہ اپنے والد سلمان تاثیر کو ملنے کے لیے پاکستان کا دورہ کیا مگر دونوں مرتبہ انھیں اپنے والد کی سرد مہری کا سامنا کرنا پڑا۔2002ء میں آتش نے پاکستان جا کر اپنے والد سے ملنے کی کوشش کی۔اس سلسلے میں انھیں خاندان کے دیگر افراد کی حمایت اور مدد بھی حاصل تھی۔تاہم ان کے والد نے انھیں اپنانے سے انکار کر دیا۔

اپنے ناول Stranger to History کے متعلق بات کرتے ہوئے آتش تاثیر کہتے ہیں کہ اگرچہ ناول کی کہانی کئی اعتبار سے غیر معمولی ہے مگر اس کے باوجود ہر شخص کی کہانی قرار نہیں دی جاسکتی۔یہ دراصل ایک بیٹے کی اپنے والد کے ساتھ ان تعلقات کی داستان ہے جن کو باپ نے کبھی کھلے دل سے اور پورے خلوص کے ساتھ تسلیم ہی نہیں کیا۔

آتش تاثیر کا گزشتہ 15 ماہ سے اپنے والد گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے۔ان کے تعلقات میں اہم موڑ اس وقت آیا تھا جب 2005ء میں ایک برطانوی جریدے کے لیے آتش تاثیر نے ایک مضمون لکھا۔یہ مضمون برطانوی مسلمانوں کی اس نوجوان نسل کے بارے میں تھا جو شدت پسندی سے متاثر ہو رہی ہے۔آتش نے اس مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ برطانوی نوجوان مسلمانوں کا اصل مسئلہ ان کے لیے اپنی شناخت قائم کرنے میں ناکامی ہے۔برطانوی میگزین نے یہ سٹوری کور ٹائٹل کے طور پر شائع کی۔یہ نوجوان صحافی آتش تاثیر کے لیے ایک بڑی کامیابی تھی۔وہ چاہتے تھے کہ ان کے والد سلمان تاثیر بھی ان کی اس کامیابی کی تحسین کریں۔اس مقصد کے لیے آتش نے یہ مضمون اپنے والد کو بھی بھجوایا۔آتش کی توقع کے بالکل برعکس ان کے والد سلمان تاثیر کی جانب سے ان کی تعریف کی بجائے انھیں ایک غصے بھرا خط موصول ہوا جس میں آتش کی اس بات پر سرزنش کی گئی تھی کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ کر کے خاندان کے نام کو دھبہ لگا رہا ہے۔آتش تاثیر کہتے ہیں کہ وہ اس قسم کی ''تعریف'' کے لیے ہرگز تیار نہیں تھے۔ان کے لیے یہ بات ناقابل فہم تھی۔ان کے والد سلمان تاثیر کس طرح انھیں اسلام کے خلاف مذموم پراپیگنڈہ کے لیے تنقید کا نشانہ بنا سکتے ہیں کیونکہ وہ تو خود بھی فقط نام کے مسلمان ہیں۔وہ ہر شام اسکاچ پیتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، نہ روزہ رکھتے ہیں۔حتیٰ کہ سؤر کا گوشت بھی کھا لیتے ہیں۔آتش تاثیر کے مطابق ان کے والد نے خود انھیں بتایا کہ ایک مرتبہ وہ

کسی سیاسی مقدمے میں قید تھے۔ جیل کے حکام نے انھیں پڑھنے کے لیے صرف قرآن شریف ہی دیا جس کو پڑھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اس میں ان کے کام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ آتش کے خیال میں ان کے والد سلمان تاثیر جیسے ''مسلمان'' کی طرف سے انھیں اسلام اور مسلمانوں پر تنقید کا مجرم قرار دینا ان کے لیے ناقابل قبول اور ناقابل فہم تھا۔ آؤٹ لُک کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا ناول لکھ کر انھوں نے اپنے والد کے ساتھ اچھے تعلقات کا رکا امکان بھی ختم نہیں کر دیا۔ اس پر آتش کا کہنا تھا کہ وہ ناول لکھتے یا نہ لکھتے اپنے والد کے لیے ہر دو صورتوں میں ناپسندیدہ شخصیت ہی رہتے۔ تاہم ان کا خیال ہے کہ ان کے والد ایک ذہین اور تعلیم یافتہ شخص ہیں اور آتش کو توقع ہے کہ کسی نہ کسی روز وہ سمجھ ہی جائیں گے۔

پاکستان اور پاکستانیوں کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے آتش تاثیر قدرے مایوس نظر آتے ہیں۔ ان کے خیال میں پاکستانیوں کی نئی نسل بھی بھارت اور بھارتیوں پر اعتماد کرنے کو تیار نہیں۔ آتش کا کہنا ہے کہ جب وہ واہگہ کے راستے بھارت سے پاکستان جا رہے تھے تو بھارت والوں نے ان کی بھارتی شہریت دیکھتے ہوئے انھیں کہا: ''سنبھل کر جانا، دھیان سے جانا اور جلدی واپس آ جانا'' وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب وہ سرحد کے اس پار یعنی پاکستان پہنچے تو پاکستانیوں نے نہایت خوش دلی سے ان کا استقبال کیا۔ آتش سمجھتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ میرے والد کا رویہ میرے ساتھ اچھا نہیں تھا مگر عام پاکستانیوں نے میرے لیے بہت گرم جوشی اور محبت کا اظہار کیا اور اس طرح اس تکلیف کی تلافی ہوگئی جو والد صاحب کی سرد مہری کی وجہ سے مجھے ہوئی تھی۔ تاہم ان لوگوں کے لیے یہ بات ناقابل فہم تھی کہ میں بھارت میں ہی کیوں رہنا چاہتا ہوں۔ دوسرے یہ لوگ عام پاکستانی اور میرے سوتیلے بہن بھائی بھی ہندوؤں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ میری سوتیلی بہن جب مجھ سے ملی تو انھوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا مجھے بہت خوشی ہے کہ تم چھوٹے سے کالے رنگ کے ہندو نہیں ہو۔

''آؤٹ لُک'' کے ایک سوال کے جواب میں آتش تاثیر نے بتایا کہ جب انھوں نے اپنے والد سلمان تاثیر کو اپنے ناول کے بارے میں آگاہ کیا تو انھوں نے مجھے خبردار کیا کہ اگر اس ناول میں پاکستان یا اسلام کے خلاف گند اُچھالنے کی کوشش کی تو وہ اس کو ہرگز نہیں پڑھیں گے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگرچہ میں یعنی آتش تاثیر ارادتاً کسی تعصب کا مظاہر نہیں کر رہا مگر اس کے باوجود میرے اندر تعصب موجود ہے اور وہ یعنی سلمان تاثیر کسی ایسی بات کی اجازت نہیں دے سکتے جس میں اسلام یا پاکستان کے خلاف باتیں کی گئی ہوں۔ اس مقام پر بھی آتش کو حیرت ہوتی ہے کہ ان کے والد سلمان تاثیر جیسا ''مسلمان'' انھیں تنقید کا نشانہ بنا رہا ہے۔

اپنے والد کے ساتھ آخری ملاقات کی تفصیل بتاتے ہوئے آتش تاثیر کا کہنا تھا کہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کے فوراً بعد انھیں اپنے والد سے ملاقات کا موقع ملا۔ وہ کہتے ہیں:

''مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ وہ بے نظیر بھٹو کی موت پر بہت دکھی تھے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے والد اپنے ملک سے محبت کرتے ہیں اور ان کی دِلی خواہش ہے کہ پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہو جائے۔''

اپنے والد کے گورنر بننے پر تبصرہ کرتے ہوئے آتش تاثیر کا کہنا تھا کہ ان کے والد ایک کامیاب بزنس مین ہیں اور انھیں گورنر بننے کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔

برطانیہ کے شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی لیڈی گبریلا مارینا الیگزینڈرا اوفیلیا جو جارج پنجم اور ملکہ میری کے پوتے پرنس آف کینٹ شہزادہ مائیکل کی بیٹی ہیں۔ اس کے ساتھ اپنی دوستی کے حوالے سے آتش تاثیر کا کہنا تھا کہ ان کی ملاقات وینٹی فیئر میگزین میں دو ہفتے کی انٹرن شپ کے دوران ہوئی اور دونوں ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔ ان کی دوستی تین برس تک قائم رہی جس کے دوران یہ جوڑا اکثر اخبارات کے صفحات کی زینت بنتا رہا۔ ان کی دوستی اس وقت زیادہ مشہور ہوگئی جب ممتاز شخصیات کے حوالے سے خبریں اور تصاویر شائع کرنے والے معروف جریدے ''ہیلو'' Hello میگزین سرورق پر ان دونوں کی تصاویر شائع کرتا ہے، ان کو پیسے بھی دیتا ہے۔ تاہم آتش کا دعویٰ ہے کہ ان دونوں کی تصاویر شائع کرنے کے معاوضے کے طور پر ملنے والا چیک ان کی دوست گبریلا ونڈسر یا 'ایلا' نے وصول کیا تھا۔ ان کی دوستی تین برس قائم رہنے کے بعد اس وقت ختم ہوگئی جب 'ایلا' نے آتش کے ساتھ بھارت جانے سے انکار کر دیا اور ان دونوں کا اب آپس میں کوئی تعلق باقی نہیں ہے۔

(مطبوعہ: ماہنامہ ''ساحل انٹرنیشنل''، کوپن ہیگن/اپریل 2009ء)